Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 01, January-March 2025, **PP**: 82-98
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

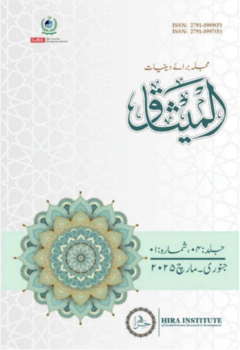

اسلامی تعلیمات کے فروغ میں ماہنامہ نونہال کا کردار

The Role of Monthly Nau-Nihāl in the Promotion of Islamic Teachings

1. Itrat Batool
itrat.batool@vu.edu.pk
Instructor,
Department of Urdu,
Virtual University of Pakistan, Rawalpindi Campus.

2. Dr. Aqlima Naz
aqlimanaz@fjwu.edu.pk
Assistant Professor,
Department of Urdu Zuban-O-Adab,
Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi.

How to Cite: Itrat Btool and Dr. Aqlima Naz. 2025: "The Role of Monthly Nau-Nihāl in the Promotion of Islamic Teachings". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (01): 82-98.

Article History: **Received**: 10-02-2025 | **Accepted**: 15-03-2025 | **Published**: 21-03-2025

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

اسلامی تعلیمات کے فروغ میں ماہنامہ نونہال کا کردار

The Role of Monthly Nau-Nihāl in the Promotion of Islamic Teachings

1. **Itrat Batool**
Instructor, Department of Urdu, Virtual University of Pakistan, Rawalpindi Campus.
itrat.batool@vu.edu.pk

2. **Dr. Aqlima Naz**
Assistant Professor,
Department of Urdu Zuban-O-Adab, Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi.
aqlimanaz@fjwu.edu.pk

Abstract

Monthly Nau-Nihāl was founded by Ḥakīm Muḥammad Saeed, the founder of Hamdard Foundation Pakistan, in Karachi. It was first published in July 1953, and its publication continues till today. According to the founder's vision, the purpose of launching this magazine was to promote literature and book reading among children, as well as to improve their morals and behavior, and to educate and train them on the right lines of conduct. Through its writings, Nau-Nihāl instilled moral values in children, creating an atmosphere in which moral lessons could be subtly imparted to them. In this regard, teachings from the Qur'ān, Sunnah, and the lives of the Prophet Muhammad (ﷺ) and his companions were utilized step by step. Thus, through the publication of moral literature in Nau-Nihāl, Islamic teachings became widespread, and children acquired basic religious knowledge. Besides pure religious and moral topics, Nau-Nihāl also covers other subjects such as science, sociology, humor, etc. There is no research work published on the Islamic aspect of this magazine. Keeping this point, this article is limited to the writings of Nau-Nihāl related to Islamic teachings only.

Keywords: *Nau-Nihāl, Hamdard Foundation, Qur'ān, Sunnah, Islamic teachings.*

تمہید

انسان حیوانِ ناطق ہے۔ اسی کے دم سے معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ انسان کا ابتدائی روپ بچہ ہے۔ بچے کسی ملک یا قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ تمام عالم کا وجود اور انحصار ان بچوں کے مستقبل پر ہی ہے۔ بچہ کسی بھی مملکت کی تعمیر و ترقی میں سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ بچے قوم کی امانت ہیں اور مستقبل کا دار و مدار انہی پر منحصر ہے۔ معاشرے کا وجود ان ننھی کونپلوں سے وجود پاتا ہے ، لہٰذا بچوں کی تعلیم و تربیت بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے اسی کی بدولت ایک صالح معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔ جیسی بچوں کی تعلیم و تربیت ہوگی ویسا ہی معاشرہ وجود میں آئے گا۔ جن بچوں کی تعلیم و تربیت درست خطوط پر کی جائے گی ان میں اوصافِ حمیدہ و جمیلہ پیدا ہوں گے۔ انہی افراد کی موجودگی سے ایک مہذب اور صالح معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ ایک ایسے معاشرے کو وجود میں لانے کے لیے بڑوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ بچوں کی مناسب تعلیم و تربیت کا انتظام و انصرام کریں۔ اس ضمن میں بچوں کے لیے صرف سکول یا مدرسہ میں رسمی تعلیم کا اہتمام کرنا کافی نہیں بلکہ بچوں کی دلچسپی کے دیگر معاملات پر نظر کرنا بھی ضروری ہے۔ بچوں کا ادب بھی ایسا ہی معاملہ ہے۔ ضروری ہے کہ بچوں کی بہتر تربیت کے پیشِ نظر ان کے لیے اچھا ادب تخلیق کیا جائے۔ بچوں کے ذہن صاف سلیٹ کی طرح ہیں۔ ان ذہنوں پر آج جو عبارت کندہ کی جائے گی مستقبل میں ویسا ہی ان کے سوچنے کا انداز ہوگا۔ اس حوالے سے ان کی عمدہ ذہنی تربیت کا انتظام بھی ضروری

ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کو ان کی عمر، ذہانت، نفسیات اور ضروریات کے مطابق ادبی مواد فراہم کیا جائے، جو نہ صرف تفریحی ہو بلکہ ان کی معلومات میں اضافہ بھی کرے، ان کے کردار کو اعلیٰ وارفع بنائے اور ان کے مستقبل کے لیے اچھا اور کامیاب انسان بننے کی راہ ہموار کرے۔ یہاں یہ بھی سوال اٹھتا ہے کہ آخر بچوں کی عمر کی حد کیا ہے جس کو مد نظر رکھتے ہوئے ادب تخلیق کیا جائے؟ بچوں کے مشہور ادیب شفیع الدین نیرؔ بچوں کے ادب کو چودہ سال تک کے لیے مخصوص کرتے ہیں اور اس میں جذبے کی صداقت، تخیل کی کارفرمائی، زبان کی لطافت اور حُسنِ بیان کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

> بچوں کے ادب سے مراد نظم ونثر کا وہ ذخیرہ ہے جو خاص طور پر بچوں کے متعلق لکھا گیا ہو یا اپنی معنویت اور افادیت کے اعتبار سے بچوں کے لیے موزوں ہو۔ یوں سمجھیے کہ جو ادب چار پانچ سال سے لے کر تیرہ چودہ برس تک کے بچوں کے لیے مخصوص ہو اسے ہم بچوں کے ادب سے تعبیر کر سکتے ہیں۔[1]

ماہنامہ نونہال میں درج بالا تمام ادوارِ عمر کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوں متوازن ادب تخلیق کرنے کی سعی ملتی ہے۔

ماہنامہ نونہال: موضوعاتی تنوع اور اسلامی تعلیمات کے فروغ میں کردار

ماہنامہ نونہال ہمدرد فاؤنڈیشن کے تحت کراچی سے شائع ہونے والا بچوں کا مشہور رسالہ ہے۔ اس جریدے کے قیام کا مقصد بچوں میں ادب اور کُتب بینی کا فروغ، بچوں کے اخلاق و کردار کو سدھارنے، سنوارنے اور ان کی صحیح خطوط پر تربیت کرنا ہے۔ بچے کسی بھی معاشرے یا قوم سے ہوں، مستقبل کے معمار ہوتے ہیں۔ بچوں کی اچھی تعلیم، اعلیٰ تربیت اور کردار سازی اس بات کی ضمانت ہوتی ہے کہ مُلک کا مستقبل روشن ہو گا۔ بچوں کو سکھانا پتھر پر لکیر کھینچنے کے مترادف ہے۔ اس لیے مصنفین اور ادباء پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں کے لیے ادب تخلیق کرتے ہوئے حد درجہ محتاط رہیں، ان کی ذہنی سطح کے مطابق لکھیں تا کہ زندگی کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے ان کی تربیت کی جا سکے۔ بچوں کے ادب اور اخلاق کے ارتباطِ باہمی کے حوالے سے مولانا سید ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

> ادب کا لفظ ہمیشہ اخلاق کے مفہوم کے ساتھ وابستہ رہا ہے۔ ادب اخلاق حسنہ کے مفہوم سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ عربی اشعار کا سب سے معیاری اور سب سے بہتر انتخاب، جس کی بلاغت اور جس کی قوت و تاثیر پر سب کا اتفاق ہے، وہ "دیوانِ حماسہ" ہے، اس میں ایک خاص باب ہے، جس کا عنوان "ادب" ہے، اور اس باب کے تحت تمام اشعار میں دعوت ہے مکارم اخلاق کی، نیک صفات کی، اور انسانیت و شرافت کی۔ حماسہ میں ادب کا باب پورا کا پورا اخلاق کا باب ہے، ادب و اخلاق کا تعلق ہمیشہ رہا ہے، اور اسے باقی رہنا چاہیے۔ اخلاق حسنہ، اچھے صفات، بلند کردار، عمل و اخلاق کا جمال، یہ لفظ اس کی فطرت میں داخل ہیں۔۔۔ ہمیں اس فطرت کی اور ادب و اخلاق کی اس وابستگی کی حفاظت کرنی چاہیے۔[2]

حکیم محمد سعید نے "نونہال" کو جاری کر کے حقیقی معنوں میں درج بالا قول کی لاج رکھی اور تعلیماتِ اسلامی اور اخلاق عالیہ کی ترویج کے لیے کوشاں رہے۔ عام طور پر یہ ہوتا رہتا ہے کہ اگر کوئی بچوں کا رسالہ جاری ہوتا تو وہ اول تا آخر جن اور پریوں کی کہانیوں سے معمور ہوتا ہے یا اخلاقیات کا اس قدر پرچار کیا جاتا ہے کہ ننھے قارئین اس یکسانیت اور ناصحانہ انداز سے اکتا کر بوریت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہمدرد نونہال میں تنوع کا شروع سے خیال رکھا گیا۔ اسے مختلف موضوعات کے تحت کئی زمروں میں بانٹا گیا۔ موضوعاتی لحاظ سے مذہب پر خصوصی توجہ دی گئی۔ تعلیمات اسلامی کی روشنی میں اخلاق عالیہ کی ترویج نونہال کا مقصدِ اول ہے۔ بچوں کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے لیے حمد باری تعالیٰ اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کی اشاعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ نمونے کے طور پر نونہال سے کچھ حوالے پیش ہیں۔

سب سے پہلی مثال نومبر 2003ء کے شمارے میں شامل صبا اکبر آبادی کی تحریر کردہ حمد کی ہے جس کے مضمون میں سورۃ فاتحہ کی تعلیمات ملتی ہیں۔منظوم مضامین بچوں کے اذہان پر جلد نقش ہوجاتے ہیں۔اس حوالے سے مذکورہ حمد یقیناً بے مثال ہے۔حمد سے کچھ اشعار پیش ہیں:

سب تری ہی عبادت کرتے ہیں
سب سہارا تیری مدد کا ہے
تو ہمیں سیدھے راستے پر چلا
رہنما تو ہی سب سے اچھا ہے
جن پہ انعام تو نے فرمایا
ان کا رستہ ہی خوب رستہ ہے
جن پہ نازل ہوا غضب تیرا
ان کی راہوں سے تو بچاتا ہے [3]

گویا ہر سطر میں سورۃ فاتحہ کا بیان ہے۔حمد کے موضوع کے تحت بچوں کو نہ صرف توحید اور استعان کا سبق دیا گیا ہے بلکہ اس بات کی تعلیم بھی دی گئی ہے کہ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی جلوہ گاہ ہے۔ہر شے میں اللہ کی صناعی کار فرما ہے۔نومبر 2005 کے شمارے میں شامل "حمد باری تعالیٰ" میں توصیفِ خداوندی کا انداز بیاں خوب ہے۔ملاحظہ ہو:

زمیں پر پیڑ جم کر تیری قدرت سے پھلے پھولے
پھر ان میں کیں پھلوں سے سینکڑوں نیر نگیاں پیدا
الٰہی تیرے ہی ابر کرم کی اب یاری سے
بہار باغِ عالم میں ہوئیں سب خوبیاں پیدا [4]

موضوع کے ساتھ ساتھ حمد کا آہنگ بھی خوب ہے۔ابر کرم کی ترکیب اور بہار باغِ عالم کی سہ لفظی ترکیب نظم کی نغمگی کو بڑھادیتی ہیں۔ماہنامہ نونہال کے توسط سے ننھے اذہان میں صفات باری تعالیٰ کو راسخ کرنے کی کوشش بھی خوب ہے۔اللہ مالک کل ہے، حیی القیوم ہے، واحد ہے۔ان صفات پر یقین ہی ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔اپریل 2008ء کے شمارے میں شائع ہونے والی "حمد باری تعالیٰ" میں بیان کردہ ان صفاتِ خداوندی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

وہ فرماں روا ہے زمیں آسماں کا
وہی ایک حاکم ہے دونوں جہاں کا
نہیں ہے جہاں میں کوئی اس کا ثانی
اسی کو بقا ہے، زمانہ ہے فانی [5]

یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہے۔ایسی ذات ہے جو دن سے رات اور رات سے دن نکالنے پر قادر ہے۔اسی نے پانی جیسی نعمت کو انسان کے لیے عام کیا۔وہی ہے جس نے خوش رنگ وخوش گلو طائر تخلیق کیے۔اللہ کی صناعی کا یہ بیان اپریل 2009ء کے شمارے میں شائع ہونے والی "حمد باری تعالیٰ" میں اس خوبی سے نظم کیا گیا ہے کہ شاعر کا اسلوب دل کو موہ لیتا ہے۔مثال ملاحظہ ہو:

تاریکیوں کو تو نے تخلیق کرکے مولا

شمس و قمر بنائے ظلمت مٹانے والے

جھرنوں کو نغمگی دی اور راگنی پون کو

شہکار کیسے کیسے ہیں گنگنانے والے

طاؤس کس ادا سے مستی میں ناچتے ہیں

پنچھی بھی خوب تیرے ہیں گیت گانے والے [6]

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اس کے من کی مراد پوری کرنے پر قادر ہے اور یہی حقیقت بھی ہے۔ ماہنامہ نونہال کے توسط سے ننھے نونہالوں کو بھی مطلب براری کا یہ طریقہ سکھانے کی سعی کی گئی ہے۔ نظم "آرزو" میں ایک بچہ اپنی ذات کے لیے اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرتا ہے۔ مثال پیش ہے:

خدایا ملے علم کی روشنی

منور ہو اس سے مری زندگی

بدی سے بچوں میں بھلائی کروں

نہیں بھول کر بھی برائی کروں [7]

ایک سچے مسلمان کی زندگی کا مدعا عقیدہ توحید و رسالت کی پاسداری اور بنیادی عبادات کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ بیت اللہ کی زیارت بھی ہے اور یہ ارکان اسلام کا لازمہ ہے۔ ہر عبادت کی سعادت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ اس ضمن میں جنوری 2018ء میں شائع ہونے والی "حمد باری تعالیٰ" میں شاعر کی التجا اور فریاد ملاحظہ ہو:

اپنے گھر کی حاضری لکھ دے مقدر میں مرے

مجھ کو اپنے گھر بلانا زندگی میں بار بار

سرخرو ہو جاؤں گا میں حجر اسود چوم کے

پھر دیار مصطفیٰ میں پہنچ کر پاؤں قرار [8]

ماہنامہ نونہال کی تحریروں کے توسط سے بچوں میں نہ صرف عقیدہ توحید کو پختہ کرنے کی سعی گئی ہے بلکہ بچوں کے دلوں میں حبِ رسول ﷺ کو فزوں کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں نعت بعنوان "پیارے نبیؐ کی آمد" کی مثال پیش ہے جس میں انتہائی سادہ انداز میں آپ ﷺ کو مرحبا کہا گیا ہے۔ ابتدائی بند ملاحظہ ہو:

پیارے نبیؐ کی آمد

مسرور دل ہے بے حد

لائے پیامِ ایزد

پیارے نبی محمدؐ [9]

مذکور بالا نعت کا اسلوب اس قدر سہل ہے کہ بچے اسے بآسانی یاد کر سکتے ہیں۔ ماہنامہ نونہال کے غالب کلام کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے بچوں کے ذہن کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔ تسہیل کے عنصر سے تحریر بچوں کو آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے اس لیے اسے یاد کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اپریل 2007ء کے شمارے میں شائع ہونے والی عابد نظامی کی "نعت" کا سہل انداز ملاحظہ ہو جس

میں شاعر نے سادہ انداز میں سرکار دوعالم ﷺ کی تعریف بیان کی ہے:

اُن (ﷺ) سے ملی دنیا کو ہدایت

ان کی اطاعت رب کی اطاعت

دین ہمارا ان کی محبت

خالق نے کی ان کی مدحت

پاک محمد نبی ہمارے

صلی اللہ علیہ وسلم[10]

کچھ نظموں میں سیرت طیبہ کے واقعات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ نظم "پیارے نبی ﷺ کی خوش مزاجی" از تنویر پھول مشمولہ شمارہ مارچ 2009ء میں شاعر نے حیاتِ طیبہ سے آپ ﷺ کی خوش مزاجی کا ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا ہے جس کے مطابق ایک بار نبی ﷺ دیگر اصحابہ کے ساتھ بیٹھ کر کھجوریں کھا رہے تھے اور گٹھلیاں حضرت علیؓ کے سامنے رکھتے جا رہے تھے یہاں تک کہ کھجوریں ختم ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے ازراہِ تفنن فرمایا کہ ساری کھجوریں تو آپؓ نے کھالی ہیں۔ حضرت علیؓ نے حاضر جوابی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ پھر آپ ﷺ و دیگر صحابہ نے شاید گٹھلی سمیت کھجوریں کھالی ہوں گی۔ حضرت علیؓ کی اس بات پر آپ ﷺ متبسم ہو کر خوش مزاجی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس قسم کے واقعات کے بیان سے ایک عام آدمی کو آپ ﷺ کی حیات پاک سے قریب ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اسلامی واقعات کو نظم کرنا ماہنامہ نونہال کا خاصا ہے۔ اس حوالے سے دسمبر 2005ء میں شائع ہونے والی نظم "کعبے میں حجر اسود کا واقعہ" از ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی کی مثال لی جاسکتی ہے۔ خواجہ عابد نظامی نے انتہائی جاذب انداز میں کعبہ میں حجر اسود کی تنصیب کا واقعہ بیان کیا ہے۔ عرب قبائل کے درمیان اس بات پر جھگڑا جاری تھا کہ کعبہ کی دیوار میں سیاہ پتھر کون نصب کرے گا؟ ایسے میں حضور ﷺ کی موقع پر آمد کا بیان ملاحظہ ہو:

خدا کا یہ کرنا کہ اگلی سحر

وہاں لائے تشریف "خیر البشر"

انہیں دیکھ کر ہر کوئی خوش ہوا

کہ جیسے خزانہ کوئی مل گیا[11]

شاعر نے نظم کے ذریعے بچوں کو حجر اسود سے متعلق معلومات فراہم کرنے کی اچھی کوشش کی ہے۔ ماہنامہ نونہال میں اسلام سے متعلقہ تمام بنیادی معلومات کو سلیس انداز میں بچوں تک پہنچانے کی کوشش لاجواب ہے۔ مثال کے طور پر نظم "محرم" میں ماہِ محرم کی عظمت انتہائی سہل انداز میں بیان کی گئی ہے۔ دو شعر درج ہیں:

محرم بامِ عظمت کا ہے زینہ

ہے ہجری سال کا پہلا مہینا

نمایاں اس سے ہے شانِ شہادت

درخشندہ ہے عنوانِ شہادت[12]

عیدین کے موقع پر بھی نظمیں لکھی گئی ہیں۔ اس ضمن میں تنویر پھول کی تحریر کردہ نظم "عید سعید" کی مثال پیش ہے۔ اس نظم

میں عید سعید کے بیان کے ساتھ ساتھ نونہالان کو انسانیت کی خدمت کا درس بھی دیا گیا ہے جیسے:

سب کی مدد کرو تم
الفت کا دم بھرو تم
فرمان رب کا مانو
اس پر جیو مرو تم
عید سعید آئی
عید سعید آئی[13]

اسی طرح نظم "عیدِ قرباں" میں بچوں کو سنت ابراہیمی کے بارے میں بتایا گیا ہے اور ساتھ ہی قربانی کی اصل غرض وغایت سے آگاہ کیا گیا ہے۔ نظم میں منفرد قافیہ پیمائی نظر آتی ہے، مثال ملاحظہ ہو:

آج کے دن ہم جھک کے رب کے حضور
پیش کرتے ہیں عقیدت کا خراج
درس قربانی کا ہے بے شک یہی
پوری کر دو مفلسوں کی احتیاج[14]

اسلامی تہواروں کی اہمیت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کو ابتدائی اخلاقیات سکھانے کی بھی خوب کوشش کی گئی ہے۔ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے اور اسلام میں اس کی سختی سے ممانعت ہے۔ نظم "جھوٹ نگر کی سیر" میں جھوٹ پر مبنی کچھ باتیں کی گئی ہیں مثلاً یہ کہ شیر آم اور بیر کھاتا ہے اور بلی گھاس کھاتی ہے۔ ان مثالوں سے بچوں کو جھوٹ کی پہچان کروائی گئی ہے۔ نظم کا بیانیہ ایسا ہے کہ بچے ان باتوں میں دلچسپی کا اظہار کریں لیکن نظم کے آخری شعر میں شاعر واضح طور پر یہ تنبیہ کرتا ہے کہ:

جھوٹ سے ہے اللہ ناراض
جھوٹ ہے شیطاں کی مقراض[15]

اس نظم کو پڑھ کر یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شاعر نے بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق چھوٹے چھوٹے دلچسپ جھوٹ اس طرح بیان کیے ہیں کہ جس سے بچوں کی جھوٹ میں دلچسپی کا تعین کیا جا سکے اور پھر دفعتاً جھوٹ کی خامیاں بتا کر شاعر نے عین اس وقت بچوں کی توجہ حقیقت کی طرف دلائی ہے جب ان کا ذہن پوری طرح متحرک نظر آتا ہے۔ اسی طرح نظم "جھوٹ" میں جھوٹ کی مذمت کے ساتھ ساتھ سچ کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے:

جھوٹ نے سب کو کیا ذلیل
جھوٹ کی چلتی نہیں دلیل
سچ کی راہ پر چلنا سیکھو
جھوٹ سے نفرت کرنا سیکھو[16]

علاوہ ازیں ہلکے پھلکے انداز میں بچوں کو زندگی گزارنے کے زریں اصول سکھائے گئے ہیں۔ بچوں کو یوں تو نصیحت گراں گزرتی ہے تاہم نظمیہ انداز میں نصیحت دل کو بھاتی ہے۔ "چند نصیحتیں" علامہ اقبال کی ایک نایاب نظم ہے جس میں نونہالان کے لیے گراں قدر

نصائح موجود ہیں۔ یہ نظم ماہنامہ نونہال کے اپریل 2014ء کے شمارے میں شامل ہے۔ نظم سے ایک مثال پیش ہے:

کاٹ لینا ہر کٹھن منزل کا کچھ مشکل نہیں
اک ذرا انسان میں چلنے کی ہمت چاہیے
ہے برائی سی برائی کام کل پر چھوڑنا
آج سب کچھ کر کے اٹھو گر فراغت چاہیے
چاہتے ہو گر کہ سب چھوٹے بڑے عزت کریں
شرم آنکھوں میں نگاہوں میں مروت چاہیے
گر کتابیں ہو گئیں میلی تو کیا پڑھنے کا لطف
کام کی چیزیں ہیں جو ان کی حفاظت چاہیے [17]

ماہنامہ نونہال میں شائع ہونے والی اکثر نظموں میں بچوں کو باتوں ہی باتوں میں ایک اچھی عملی زندگی گزارنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اسی تناظر میں نصیحت کی گئی ہے۔ کرشن پرویز کی نظم "ایسا کریں" میں بچوں کو بہت ہی پیاری نصیحتیں کی گئی ہیں:

خود کو دنیا کی برائی سے بچائیں اس طرح
رہ کے کیچڑ میں بھی خود کو اک کنول ثابت کریں
پیار کا مرہم لگائیں پٹیاں اخلاص کی
زخم دل سب کے بھریں، ایسی کوئی صورت کریں [18]

انسان کے لیے دنیا کی حیثیت گزر گاہ کی سی ہے، انسان یہاں جیسا کرے گا اسے آخرت میں ویسا ہی بدلہ ملے گا اور یہ کہ دنیا کی محبت سے کچھ حاصل نہیں۔ لیکن بچوں کو یہ بات سمجھانا آسان نہیں۔ محمد شفیق اعوان نے اپنی نظم "نفرت اندھیرا ہے" میں ہلکے پھلکے انداز میں بچوں کو اس تناظر میں عمومی رویوں اور اعمال سے آگاہ کیا ہے:

نفرت گھور اندھیرا ہے
چاہت عین سویرا ہے
کرتا ہے جو مال ذخیرہ
سمجھو ایک لٹیرا ہے
دنیا سے کیا دل کو لگانا
دنیا رین بسیرا ہے
دین کا دامن تھامے رہنا
دین انصاف کا ڈیرا ہے [19]

اسی طرح نظم "دو نصیحتیں" میں مختصر مگر جامع انداز میں نونہالان کو ماں باپ کی خدمت اور مریضوں کی عیادت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق گنوائے ہیں، ان میں سے ایک عیادت ہے۔ عیادت کی بابت شاعر کا خیال پیش ہے:

پیار کا یہ بھی اک انداز

پرسش کا اک یہ بھی اصول

جب بیمار سے ملنے جائیں

ساتھ میں ہوں کچھ پھل اور پھول [20]

ماہنامہ نونہال میں بار بار والدین کی خدمت اور قدر و منزلت کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اسلام میں بھی والدین کی طاعت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ فروری 2010ء میں شائع ہونے والی نظم "ماں وقار ہستی ہے" میں ماں کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ مثال پیش ہے:

ماں ہماری وقار ہستی ہے

ان کے دم سے بہار ہستی ہے

سارے گھر کی چارہ گر ہم دم

اپنے پیاروں سے باخبر ہر دم [21]

صفائی کو دین اسلام میں بہت اہمیت دی گئی ہے اور کئی مقامات پر اس کی تلقین ملتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ رسالہ نونہال نے بھی اس کی اہمیت کو مد نظر رکھا ہے۔ نظم "صفائی" میں بچوں کو صفائی کو ہر پہلو سے اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

کوڑا گھر کا جو ڈھانپ کر رکھیں

تن درستی کا پھر مزہ چکھیں

دانت ہوں صاف اور کٹے ناخن

ہاتھ منہ دھونے کو رکھو صابن [22]

دین اسلام میں علم کی فضیلت واضح بیان کی گئی ہے اور ماہنامہ نونہال میں اس موضوع پر بہت سی تحاریر ملتی ہیں۔ عباس العزم نظم "علم" کی مثال پیش ہے۔ اس نظم کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تراکیب کا استعمال کثرت سے کیا گیا ہے جن میں سہ لفظی تراکیب بھی شامل ہیں۔ باعث تکریم و عزت، دستار فضیلت، رشکِ خلد، باعثِ فیضانِ رحمت، تحفۂ گلزار جنت، شبِ تاریک، مشعل راہِ ہدایت، مینار عظمت جیسی تراکیب نظم کی معنوی قدر میں اضافہ کرتی ہیں۔ مثال ملاحظہ ہو:

باعثِ تکریم و عزت علم ہے

سر پہ دستار فضیلت علم ہے

زندگی کی ہر شبِ تاریک میں

مشعلِ راہِ ہدایت علم ہے [23]

ماہنامہ نونہال کی نظموں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مظاہر فطرت کے بیان سے بچوں کو قدرت پر غور و فکر کرنے پر اکسایا گیا ہے۔ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ کی خلاقی کا بیان ملتا ہے۔ اس ضمن میں نظم "پرندے" کی مثال پیش ہے جس میں مختلف پرندوں کے بارے میں مختصر معلومات ملتی ہیں۔ کلام سے مثال درج ہے:

فاختہ دیتی ہے پیغامِ امن

نیک ہوتا ہے بہت اس کا چلن

کوئل و بلبل و مینا خوب ہیں

ان کی آوازیں بہت مرغوب ہیں

ایک ہدہد ہے، جو ہے سب سے جدا

اس کا ہے قرآن میں بھی تذکرہ[24]

یہاں قرآن میں ہدہد کا تذکرہ ننھے قارئین کو راغب کرتا ہے کہ وہ قرآن سے رجوع کریں۔ قدرت کی صناعی کی مدح میں نظم "پیامِ سحر" از ایس مفتی حیدر کی رعنائی ملاحظہ ہو:

اندھیرے نے دنیا سے خیمے اٹھائے

اجالے نے ہر سمت ڈیرے لگائے

ہوائے سحر لے کے پیغام آئی

نیا دن، نئی زندگی ساتھ لائی

شگفتہ چمن میں نئی شان دیکھو

اٹھو اٹھ کے قدرت کے سامان دیکھو[25]

موسموں کے تغیر و تبدل میں تدبر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اس حوالے سے ننھے اذہان کی ذہن سازی کے باب میں نظم "درخت" میں پرندوں کے آشیانے، موسموں کا تبدل، درخت کی اہمیت کا بیان خوبصورت پیرایے میں ملتا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

میری شاخوں میں گھونسلے دیکھو

میرے پتے ہرے بھرے دیکھو

میں خزاں میں قبا اتارتا ہوں

موسم گل میں پھر سنوارتا ہوں[26]

انسان کو جتنی بھی نعمتیں عطاء ہوئی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی ہیں۔ بچوں کو اس حقیقت کا ادراک ہو جائے تو وہ ہمہ وقت شکرانہ خداوندی بجالاتے رہیں، ان کے اندر اسی درک کو جگانے کے لیے کچھ نظموں میں نعمت کے تشکر کو بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں عباس العزم کی نظم سے "پیار بھری زمین" کا ایک نقش نقل ہے:

سب کچھ ہے اس وطن میں

اپنے حسیں چمن میں

شبنم، گلاب، خوشبو

تتلی، بہار، جگنو

بخشے ہیں سب خدا نے

یہ قیمتی خزانے[27]

ماہنامہ نونہال میں شامل نظموں میں سے اکثر نظمیں سیرت طیبہ کے واقعات کا احاطہ کرتی ہیں۔ مثلاً مئی 2004ء کے شمارے

میں شامل نظم "ایک غلام بچے کی مدد" از ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی میں سیرت النبی ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک غلام بچہ اپنے مالک کے ہاتھوں بہت تنگ تھا۔ ایک بار وہ بیمار تھا لیکن اس کے مال نے اسے گندم کی بوری پیسنے کو دی اور ساتھ ہی یہ تنبیہ کی کہ اگر وہ یہ گندم نہ پیس سکا تو اسے مالک سے مار پڑے گی۔ آپ ﷺ کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو آپ فوراً اس بچے کے پاس پہنچے اور ساری گندم خود پیس دی جس پر وہ بچہ آپ ﷺ کا بہت شکر گزار ہوا۔ نظم کی صورت میں سیرت النبی ﷺ کے واقعات کے بیان سے چھوٹے بچوں کے اذہان میں سیرت کے نقوش پختہ ہو جاتے ہیں اور ایسی نظموں کے شاعر یقیناً عام شعراء سے زیادہ داد کے مستحق ہیں کیونکہ نظم کے لوازمات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک مخصوص واقعہ یا پیغام کو تمام تر صحت کے ساتھ بیان کرنا یقیناً ایک مشکل کام ہے۔ اسی طرح فروری 2005ء کے شمارے میں شائع ہونے والی نظم "یتیم بچے کی عید" از ڈاکٹر عابد نظامی میں اسوہِ رسول ﷺ سے یہ واقعہ نظم کیا ہے کہ روزِ عید ایک یتیم بچہ رو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ اس بچے کو اپنے گھر اپنے ساتھ عید منانے کے لیے لے آئے۔ حضرت خدیجہؓ نے اس بچے کے لیے اپنے ہاتھوں سے لباس تیار کیا جسے پہن کر بچے نے خوشی خوشی عید منائی۔ نظم میں حضرت خدیجہؓ کے نام کی بجائے ان کا لقب "حمیرا" استعمال کیا گیا ہے۔ شعر ملاحظہ ہو جس میں آپ ﷺ بچے سے مخاطب ہیں:

محمدؐ کو باپ اپنا جان آج سے
حمیراؓ کو ماں اپنی مان آج سے [28]

نظم کے آخر میں حوالہ دیا گیا ہے کہ حمیرا حضرت خدیجہؓ کا لقب ہے۔ اس طرح کی کاوش سے بچوں کی اسلامی تعلیمات میں اضافہ ہوتا ہے اور نظم برائے نظم کی بجائے نظم برائے تعلم کا رحجان سامنے آتا ہے۔ جون 2001ء میں شائع ہونے والی نظم "رحم کرنے والے نبی ﷺ" از ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی میں عہدِ نبوی کے ایک واقعہ کا بیان ہے جس کے مطابق ایک یہودی آپ ﷺ کو مارنے کے درپے ہوتا ہے اور جب اسے اس بات کا موقع ملتا ہے تو وہ آپ سے سوال کرتا ہے کہ کون ہے جو آپ ﷺ کی جان بخشی کروائے گا۔ اس پر آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ بے شک رب کی ذات ہی نجات دہندہ ہے۔ آپ ﷺ کا یہ جواب سن کر یہودی پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور وہ اسلام قبول کر لیتا ہے۔ نعت، حمد اور دیگر نظموں کے علاوہ "دعائے سعید" ہمدرد کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی مختلف تقریبات میں پیش کی جانے والی ایک مقبول دعا ہے۔ ہمدرد پبلک اسکول اور ہمدرد ویلج اسکول کی صبح کی اسمبلی، بزمِ ہمدرد نونہال اور ہمدرد نونہال اسمبلی میں یہ دعا لازمی طور پر پڑھی جاتی ہے۔ اس دعاء میں بھی رب سے دعاء کو خصوصی مدعا بنایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

ربِ اعلیٰ، ربِ اکبر
علم کی دولت ہم کو عطاء کر
عِلم کو ہر سُو عام کریں ہم
روشن اپنا نام کریں ہم
ربِّ زِدنی علما　　ربِّ زِدنی علما
صحت سب سے اچھی دولت
ہم کو یہ ملے سچی دولت
نیک عمل کی رغبت دے دے
پیارے نبی کی الفت دے دے

رَبِّ زِدنی عِلما　　　　رَبِّ زِدنی عِلما

عِزت سے تُو رہنا سِکھا دے

جو سچ ہو وہ کہنا سِکھا دے

دُنیا عقبیٰ روشن کر دے

دل میں محبت اپنی بھر دے

رَبِّ زِدنی عِلما　　　　رَبِّ زِدنی عِلما

اپنے دین ایمان کا پرچم

اونچا پاکستان کا پرچم

اونچا پاکستان کا پرچم

اونچا پاکستان کا پرچم

رَبِّ زِدنی عِلما　　　　رَبِّ زِدنی عِلما[29]

"دعائے سعید" تمام طالب علموں اور سکولوں کے لیے ایک جامع اور موزوں دعاء ہے۔ اس دعاء کے لیے جن الفاظ کو استعمال کیا گیا ہے وہ سادہ، عام فہم اور پُر تاثیر ہیں۔ منظوم اور مترنم ہونے کی وجہ سے اسے آسانی سے یاد کیا جا سکتا ہے۔ اس دعا میں مناجات کا رنگ بھی شامل ہے جو بچوں کو اس بات کی فہم دیتا ہے کہ ہمیں ہر قسم کے معاملات میں اللہ سے ہی رجوع کرنا چاہیے اور اپنا دستِ سوال صرف اسی کے آگے دراز کرنا چاہیے۔ ماہنامہ نونہال کی صرف نظموں میں ہی نہیں بلکہ نثر میں بھی حتی الوسع اخلاقی اقدار کی پاسداری کے ساتھ ساتھ تعلیماتِ اسلامی کی اشاعت و ترویج کی گئی ہے۔ اس میں افسانوی نثر بھی شامل ہے اور غیر افسانوی نثر بھی۔ ایک معیاری رسالے کی خوبی یہی ہے کہ وہ نصائح بھی اس انداز میں کرے کہ بچے کے ذہن پر گراں نہ گزرے اور اس تک اپنی بات بھی پہنچا دی جائے۔ بچے کہانی بہت شوق سے سُنتے اور پڑھتے ہیں۔ اصنافِ ادب میں کہانی ہی ایک چیز ہے جس میں بچوں کی دل چسپی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ "ماہنامہ نونہال" نے اپنی کہانیوں کے ذریعے بچوں میں اخلاقی نشوونما کو پروان چڑھایا، ان کے اذہان کو اچھائی کی طرف راغب کرنے کے لیے کہانی کی فضا اس طرح تشکیل دی کہ نامحسوس طریقے سے اخلاقی سبق ان تک پہنچ سکے۔ نونہال میں چھپنے والی کہانی "جنتی ہونے کے لیے" میں بیان کیا جانے والا واقعہ ملاحظہ ہو:

> حضور ﷺ نے صحابہ کی محفل میں فرمایا کہ ابھی ایک شخص آئے گا جو اہل جنت میں سے ہو گا۔ اسی دوران ایک انصاری آیا جس نے تازہ وضو کیا ہوا تھا، اس کی داڑھی سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور بائیں ہاتھ میں اپنے جوتے لیے ہوئے تھا۔ دوسرے روز بھی اسی حالت میں آیا اور تیسرے روز بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ جب حضور ﷺ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے تو حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص ان صاحب کے پیچھے چل دیے تا کہ ان کے جنتی ہونے کا راز معلوم کر سکیں۔ حضرت عبد اللہ تین دن تک اس انصار کے گھر رہے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ تو تہجد کے لیے بھی نہیں اٹھتا، البتہ جب سونے کے لیے بستر پر جاتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور پھر صبح فجر کی نماز ادا کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ان تین دنوں میں اس انصاری کی زبان سے سوائے اچھی باتوں کے کوئی بات نہیں سنی۔ جب حضرت عبد اللہ واپس آنے لگے تو اس شخص نے کہا کہ وہ کسی مسلمان کی

طرف سے کوئی کینہ اور برائی نہیں رکھتا، کسی سے حسد نہیں کرتا اگر کسی کو اللہ نے کوئی اچھائی یا بھلائی عطاء کی ہو۔ عبداللہ بن عمر نے کہا بس یہی وہ صفت ہے جس نے آپ کو بلند مقام عطاء فرمایا۔ کینہ کے معنی بغض اور دشمنی کے ہوتے ہیں۔ یعنی دل میں کسی کی دشمنی کا جذبہ رکھنا، اور یہ ایسی بری چیز ہے کہ اللہ کے نیک بندے اس سے پاک رہنے کی دعا مانگا کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ کینہ بہت بڑی برائی ہے۔ جب تک لوگوں کے دلوں میں کینہ رہے گا انہیں اللہ کی خوشنودی حاصل نہیں ہوگی، اور وہ جنت کے مستحق نہیں ہوں گے۔[30]

درج بالا اقتباس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ کس عمدگی سے ننھے اذہان میں اخلاق عالیہ کا بیج بونے کی کوشش کی گئی ہے۔ نونہال میں شائع ہونے والی کہانیوں میں درسِ الفت واتفاقِ باہمی جیسے امور کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اصلاحی کہانی "چاند اور تتلیاں" کی مثال پیش ہے جس میں ایک بچے کی کہانی سنا کر دوستی کی اہمیت اور جھوٹ سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کہانی کا پیغام ملاحظہ ہو:

دوستوں کی دوستی بڑی چیز ہے۔ دوستی نبھانے کے لیے دل بڑا کرنا پڑتا ہے۔ بھئی جھوٹ تو کیڑے جیسا ہے۔ جو پھول جیسے انسان کو کھا جاتا ہے۔[31]

مدیر اعلیٰ کی طرف سے پیش لفظ کے طور پر ہر ماہ رسالے کے ابتدائی صفحات میں بچوں کے لیے ان کی کردار سازی کے لیے اخلاق سے بھرپور تحریر دی جاتی ہے۔ حکیم محمد سعید کی وفات کے بعد بھی ان کے سابقہ پیش لفظ حوالے کے ساتھ شروع میں دیے جاتے ہیں جیسا کہ:

ہمیشہ اطلاع کرکے کسی کے ہاں جاؤ یا اطلاع نہیں کر سکتے ہو تو کم از کم اندازہ کرکے صحیح وقت پر جاؤ۔ زیادہ دیر نہ بیٹھو۔ زیادہ باتیں نہ کرو۔ چلتے وقت میزبان کا شکریہ ادا کرو۔ میزبان کا فرض ہے کہ وہ مہمان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئے اور مہمان کے چلتے وقت اس کو دروازے تک پہنچائیں۔[32]

"روشن خیال"، "پہلی بات" یا اسی طرح کے عنوانات کے تحت شروع کے گئے مستقل سلسلوں میں بچوں کے سُدھار کے لیے اچھی باتیں اور اقوالِ زریں پیش کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ماہنامہ نونہال خاص نمبر جولائی ۲۰۱۷ء کے شمارے میں "اس مہینے کا خیال" کے تحت مسعود احمد برکاتی فرماتے ہیں:

وقت کو کسی مقصد کے بغیر گزارنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، لیکن وقت کے ساتھ ذہن کو بھی استعمال کرنے سے کامیابیاں ملتی ہیں۔[33]

الغرض شائستہ اور شستہ زبان، عمدہ مضامین، دل نشین پیرائے میں کہانیوں کے ذریعے ہمدرد نونہال نے ہر ممکن طریقے سے بچوں میں اخلاقی پہلوؤں کو ابھارنے کی روایت ڈالی اور تاحال یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اس رسالے کا پہلا اور بنیادی مقصد ہی بچوں کی کردار سازی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نونہال رسالے میں اخلاقیات کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ ماہنامہ نونہال میں شامل "بچوں کا انسائیکلوپیڈیا"، "معلومات ہی معلومات" جیسے سلسلے بچوں کی ذہنی و اخلاقی تربیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر جنوری 2018ء کے شمارے میں سلسلہ "معلومات ہی معلومات" میں علم کی منتقلی کا انداز دیکھیے۔

ذوالہجرتین (دو ہجرت کرنے والے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔ حضرت ابراہیم نے دو ہجرتیں کی تھیں۔ پہلی ہجرت عراق سے کوفہ کی جانب اور دوسری کوفہ سے ملک شام کی طرف۔[34]

نونہال نے بچوں میں مطالعے کا ذوق پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی اور فکری صلاحیتوں کو بھی جلا بخشی ہے۔ اپنی

پُر مغز کہانیوں، ایڈیٹوریل، عظیم لوگوں کی سوانح، عید، یوم آزادی، میلاد النبی ﷺ، محرم وغیرہ کے حوالے سے خصوصی نمبر اور معلوماتِ عامہ بچوں کے ذوقِ مطالعہ کو بڑھا رہا ہے۔ کردار سازی اس رسالے کا مرکزی مقصد ہے اور یہ مقصد ہر سلسلے، ہر تحریر میں مقدم رکھا گیا ہے۔ مئی 1988ء کے شمارے میں شامل "جاگو جگاؤ" سے یہ اقتباس دیکھیے:

> رمضان اور عید دونوں ہمیں محبت کا، تعاون کا، ایک دوسرے کے لیے خوش ہونے اور خوشیاں پھیلانے کا پیغام دیتے ہیں۔ عید کے دن اپنے دوست، اپنے بھائی سے گلے ملو تو سارے شکوے شکایتیں بھُلا دو۔[35]

بچہ اپنی ابتدائی سرحد عبور کر کے آگے بڑھتا ہے تو وہ کھلونوں کی دنیا سے نکل کر قدرے وسیع ماحول میں داخل ہوتا ہے جہاں تفریح کے ساتھ ساتھ اس کے کندھوں پر ہلکی ہلکی ذمہ داریاں بھی ڈال دی جاتی ہیں۔ اسکول کی پڑھائی، سبق یاد کرنے کی فِکر، کھیل کے میدان میں بازی لے جانے کی دُھن، امتحان کا خوف، مہمانوں کے سامنے آداب کا خیال رکھنا اور دوسری کئی فکریں بچے کے چھوٹے سے ذہن کے لیے بہت تلخ ہوتی ہیں اور ان کے حصول کی خاطر اسے ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ریاضت اسے تھکانے اور پژمردہ کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ اس تھکن سے باہر آنے کے لیے وہ حقائق سے فرار کا خواہش مند ہوتا ہے اور اسے تفریح کھیل اور اچھے ادب اطفال سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ہمدرد نونہال نے اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا اور اپنی کہانیاں، واقعات اور سلسلے ترتیب دیے۔ ماہنامہ نونہال میں اساتذہ، بزرگوں اور والدین کے احترام کو اجاگر کرنے کے لیے نظمیں، کہانیاں، روایات، حکایات اور احادیث نبوی ﷺ کو شامل کیا گیا۔ کوئی بھی واقعہ بیان کرتے ہوئے مصنف کا انداز ناصحانہ ہونے کے ساتھ مشفقانہ ہونے کی وجہ سے بچے بخوشی اسے پڑھتے ہیں۔ "روشن خیالات" کے تحت ایک مستقل سلسلے کے تحت جون 2014ء کا ایک صفحہ دیکھیں:

> حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی صدقہ ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: سوال کا نرمی سے عمدہ جواب دینا حُسنِ اخلاق ہے۔ بابا فرید گنج شکرؒ: اچھا کرنے کے لیے ہمیشہ کسی بہانے کی تلاش میں رہو۔[36]

> 2014ء کے شمارے میں شامل مسعود احمد برکاتی کی تحریر "زندگی کا اجالا" سے اقتباس ملاحظہ ہو:
>
> اللہ کی قسم! اللہ آپ ﷺ کو کبھی غمگین نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، قرض داروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں، مہمانوں کی دعوت کرتے ہیں۔ حق کی حمایت کرتے ہیں اور مصیبت میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔[37]

یہ الفاظ ایک بیوی کے ہیں۔ ایک ایسی بیوی کے جس نے 25 برس تک اپنے شوہر کی زندگی دیکھی اور برتی تھی۔ یہ بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں اور انھوں نے یہ الفاظ اپنے سر تاج اور تمام عالموں کے سردار حضرت محمد ﷺ رسول اللہ کے لیے فرمائے تھے کہ کسی کے کردار اور اخلاق کی سچی گواہی اس کی بیوی سے بڑھ کر کس کی ہو سکتی ہے۔ ماہنامہ نونہال میں حیات طیبہ کے ساتھ ساتھ اسلام کی دیگر تعلیمات کا احاطہ بھی بہت خوبی سے کیا گیا ہے۔ مذہبی تہواروں کی ہی مثال لے لیں جن کی بابت جہاں حصہ نظم میں کثیر مذکورات موجود ہیں وہیں حصہ نثر میں بھی اس موضوع کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر عید الفطر کے بارے میں شیخ عبد الحمید رقم طراز ہیں:

> رسول مقبول ﷺ کے اس دنیا میں تشریف لانے سے پہلے کے لوگ ہر سال ایک عید مناتے تھے۔ وہ اس موقع پر ناچ گانے اور اسی قسم کی بُری رسموں پر عمل کر کے خوش ہوتے تھے۔ حضور ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ عید منائیں، لیکن اس موقع پر اسلام کے خلاف کوئی حرکت نہ کریں بلکہ اللہ کا شکر بجالائیں کہ اس نے انھیں ہدایت

عطا فرمائی اور نیک کاموں کی توفیق بخشی۔[38]

ہمدرد نونہال میں اسلام کی اشاعت وترویج کے لیے بعض مستقل سلسلے بھی جگہ پاتے ہیں۔ اس ضمن میں رسالے کے ایک مستقل سلسلے "آسان اسلام" کے تحت ایک اقتباس دیکھیں:

> راستہ چلنے کے لیے ہوتا ہے اس پر چل کر انسان سکون کے ساتھ کم مدت میں منزل پر پہنچ جاتا ہے اس لیے شریف اور مہذب لوگ صاف ستھری، ہموار اور پختہ سڑکیں اور گلیاں بناتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کے راستے سے رکاوٹیں دُور کرو۔ ایک مہذّب شہری، ایک شریف انسان اور ایک اچھے مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم راستے کو صاف رکھیں۔ اس پر کوڑا کرکٹ جمع نہ ہونے دیں، اس پر کچرا نہ پھینکیں، اس پر پانی نہ ڈالیں۔ ہر وہ چیز جو چلنے والوں کے لیے تکلیف کا باعث ہو اس کو ہٹا دیں۔[39]

اس میں کوئی شک نہیں کہ ماں کی گود ہی بچے کی پہلی تربیت گاہ ہے۔ ماں بچے کو سُلانے کے لیے لوریوں کی شکل میں اپنا سبق پڑھاتی ہے جو کلمہ طیبہ، منظوم، مذہبی افکار، اسلامی کہانیوں اور معروف جنگجوؤں کے کارناموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسی فکر کو سامنے رکھ کر مسلمان بچوں کا ادب تخلیق کیا جاتا ہے۔ ایامِ طفولیت کے بعد جب بچہ بچپن اور پھر لڑکپن میں داخل ہوتا ہے تو اس کو صحیح رہنمائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ دَور بچے کی زندگی کا اہم ترین دَور ہے۔ ذہنی طور پر وہ کچھ بالیدہ ہوتا ہے۔ اس کے اندر اپنے ماحول کا تجزیہ کرنے کی قوت اور خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ غور وفکر کی مشاہدے اور تجزیے کرنے کے بعد وہ اپنی آراء قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے اندر استدلال کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر بچے میں اخلاق اور مذہب سے دل چسپی پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ اسے اعلیٰ نصب العین کی طرف موڑا جاسکے۔ عمر کے اس دور میں بچوں کو جو ادب دیا جانا چاہیے ہمدرد نونہال نے اس کا خاص خیال رکھا ہے۔ بچوں کو اس عُمر میں محبت، شفقت اور دل چسپی کے ساتھ ہی کچھ سِکھانے پر راغب کیا جاسکتا ہے۔ بچہ چونکہ منطقی طور پر سوچنے کا عادی نہیں ہوتا اس لیے اسے مشفقانہ انداز بھاتا ہے۔ اس ضمن میں باقی معاملات میں عموماً جبکہ مذہب و اخلاق سِکھانے کے معاملے میں خصوصاً ہمدرد نونہال نے موضوعات، الفاظ کے انتخاب، اسلوبِ بیاں اور پیش کش کا خاص خیال رکھا ہے۔

حاصلِ بحث

ماہنامہ نونہال کا اجرا ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے بانی حکیم محمد سعید نے کراچی سے کیا۔ یہ ماہنامہ پہلی بار جولائی 1953ء میں جاری ہوا اور تاحال اس کی اشاعت جاری ہے۔ بانیِ نونہال کے پیشِ نظر اس رسالے کے اجرا کا مقصد بچوں میں ادب اور کتب بینی کا فروغ پیدا کرنا تھا نیز بچوں کے اخلاق و کردار کو سنوارنے اور ان کی صحیح خطوط پر تعلیم وتربیت کا نکتہ بھی سامنے تھا۔ ماہنامہ نونہال نے اپنی تحریروں کے ذریعے بچوں میں اخلاقی نشو و نما کو پروان چڑھایا، ان کے اذہان کو اچھائی کی طرف راغب کرنے کے لیے کہانی کی فضا اس طرح تشکیل دی کہ نامحسوس طریقے سے اخلاقی سبق ان تک پہنچ سکے۔ اس ضمن میں قدم قدم پر قرآن وسنت کی تعلیمات اور حضور ﷺ و صحابہ کرام کی زندگی سے مدد لی گئی۔ یوں نونہال میں شائع ہونے والے اخلاقی ادب کے توسط سے اسلامی تعلیمات عام ہوئیں اور بچوں کو مذہب کی بنیادی معلومات حاصل ہوئیں۔

حوالہ جات وحواشی

1 شفیع الدین نیّر، **بچوں کا ادب**، مشمولہ: ماہنامہ آج کل، نئی دہلی: 1979ء، ص29۔

2 سید اسرار الحق سبیلی، ڈاکٹر، **بچوں کا ادب اور اخلاق: ایک تجزیہ**، (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، 2015ء)، ص20-19۔

3 صبا اکبر آبادی، **حمد باری تعالیٰ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، نومبر 2003ء)، ص7۔

4 امان اللہ نیر شوکت، **حمدِ باری تعالیٰ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، نومبر 2005ء)، ص7۔

5 عباس العزم، **حمد باری تعالیٰ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، اپریل 2008ء)، ص6۔

6 فراغ روہوی، **حمد باری تعالیٰ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، اپریل 2009ء)، ص7۔

7 کرشن پرویز، **آرزو**، مشمولہ: ہماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، دسمبر 2009ء)، ص39۔

8 ریاض حسین قمر، **حمد باری تعالیٰ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جنوری 2018ء)، ص6۔

9 تنویر پھول، **پیارے نبی کی آمد**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جون 2005ء)، ص10۔

10 عابد نظامی، **نعت**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، اپریل 2007ء)، ص7۔

11 خواجہ عابد نظامی، ڈاکٹر، **کعبے میں حجر اسود رکھنے کا واقعہ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، دسمبر 2005ء)، ص7۔

12 عباس العزم، **محرم**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، فروری 2006ء)، ص33۔

13 تنویر پھول، **عید سعید آئی**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جنوری 2001ء)، ص7۔

14 عاصمہ گل عصمی، **عید قرباں**، مشمولہ: ہ ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، مارچ 2000ء)، ص7۔

15 سید امین گیلانی، **جھوٹ نگر کی سیر**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، دسمبر 2003ء)، ص49۔

16 حکیم خان حکیم، **جھوٹ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، نومبر 2018)، ص8۔

17 علامہ اقبال، **چند نصیحتیں**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، اپریل 2016ء)، ص7۔

18 کرشن پرویز، **ایسا کریں**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، اپریل 2017ء)، ص30۔

19 محمد شفیق اعوان، **نفرت اندھیرا ہے**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جولائی 2013ء)، ص15۔

20 سرشار صدیقی، **دو نصیحتیں**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، دسمبر 2007ء)، ص17۔

21 لبنیٰ بدر، **ماں وقار ہستی ہے**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، فروری 2010ء)، ص34۔

22 شریف شیوہ، **صفائی**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، ستمبر 2019ء)، ص27۔

23 عباس العزم، **علم**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، نومبر 2009ء)، ص15۔

24 ارسلان اللہ، **پرندے**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، نومبر 2010ء)، ص14۔

25 مفتی حیدر، **پیام سحر**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، فروری 2012ء)، ص33۔

26 محسن احسان، **درخت**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، نومبر 2005ء)، ص30۔

27 عباس العزم، **پیار کی زمیں**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، ستمبر 2013ء)، ص28۔

28 خواجہ عابد نظامی، **یتیم بچے کی عید**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، فروری 2005ء)، ص7۔

29 حمایت علی شاعر، **دعاء**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، فروری 2020ء)، ص6۔

30 عتیق الرحمٰن صدیقی، **جنتی ہونے کے لیے**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جولائی 2003ء)، ص9-7۔

31 بیگم ثاقبہ رحیم الدین، **چاند اور تتلیاں**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، اپریل 2001ء)، ص59۔

32 حکیم محمد سعید، **جاگو جگاؤ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، دسمبر 1994ء)، ص5۔

33 مسعود احمد برکاتی، **پہلی بات**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جولائی 2001ء)، ص6۔

34 غلام حسین میمن، **معلومات ہی معلومات**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جنوری 2018ء)، ص110۔

35 حکیم محمد سعید، **جاگو جگاؤ**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جولائی 2017ء)، ص5۔

36 ادارہ، **روشن خیالات**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جون 2014ء)، ص8۔

37 مسعود احمد برکاتی، **زندگی کا اجالا**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جون 2014ء)، ص10۔

38 شیخ عبدالحمید عابد، **عید الفطر**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جولائی 2017ء)، ص11۔

39 مسعود احمد برکاتی، **صاف سیدھے راستے**، مشمولہ: ماہنامہ ہمدرد نونہال، (کراچی: ادارہ مطبوعات ہمدرد، جولائی 2017ء)، ص10۔